بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللّٰہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09؍ جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپؓ نے باقاعدہ قضا کے صیغے کا اجرا فرمایا، تمام اضلاع میں عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر فرمائے۔ قاضیوں کے انتخاب میں ماہرینِ فقہ کو منتخب فرماتے، ان کا امتحان لیتے، ان کی گراں قدر تنخواہیں مقرر فرماتے۔ دولت مند اور معزز شخص کو قاضی مقرر کرتے تاکہ فیصلے کے وقت وہ کسی کے رعب میں نہ آسکے۔ حضرت عمرؓ انصاف اور مساوات کا اتنا خیال رکھتے کہ ایک دفعہ حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ آپؓ کا معاملہ حضرت زید بن ثابتؓ کی عدالت میں پہنچا۔ حضرت زیدؓ نے فریقین کو طلب کیا اور حضرت عمرؓ کی تعظیم کی۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تمہارا پہلا ظلم ہے۔ یہ کہہ کر آپؓ حضرت ابیؓ کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے۔

حضرت عمرؓ نے قانونِ شریعت سے واقفیت کے لیے افتا کا محکمہ جاری فرمایا تو حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابودرداءؓ کو نامزد کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے علاوہ کسی اَور سے فتویٰ نہیں لیا جائے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے دَور میں ایک جلیل القدر صحابی غالباً حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے لوگوں کو کوئی مسئلہ بتایا۔ جب اس کی اطلاع حضرت عمرؓ کو پہنچی تو آپؓ نے فوراً ان سے جواب طلب کیا کہ کیا تم امیر ہو یا امیر نے تمہیں مقرر کیا ہے کہ فتویٰ دیتے رہو۔ دراصل اگر ہر ایک شخص کو فتویٰ دینے کا حق ہو تو بہت سی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اور بہت سے فتاویٰ عوام کے لیے ابتلا کا موجب بن سکتے ہیں۔

حضرت عمرؓ نے ملک میں امن و امان اور بازار کی نگرانی کے لیے احداث یعنی پولیس کا محکمہ قائم فرمایا، باقاعدہ جیلیں بنوائیں۔

15ء ہجری میں بحرین سے پانچ لاکھ کی رقم آئی تو صحابہؓ کے مشورے سے مدینے میں بیت المال کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت عبداللہ بن ارقمؓ خزانے کے افسر مقرر ہوئے۔ حضرت عمرؓ عمارتوں کی تعمیر میں کفایت شعاری سے کام لیا کرتے تھے مگر آپؓ نے بیت المال کے لیے نہایت شان دار عمارتیں بنوائیں اور ان پر پہرے دار مقرر کیے۔ ایک دفعہ شدید گرم موسم میں حضرت عثمانؓ اپنے آزاد کردہ غلام کے ساتھ بطرفِ نجد 'عالیہ' وادی میں تھے کہ سامنے سے ایک شخص دو جوان اونٹوں کو ہانکتا ہوا آتا دکھائی دیا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا اس شخص کو کیا ہوا ہے اگر یہ مدینے میں رہتا اور موسم ٹھنڈا ہونے کے بعد نکلتا تو اس کے لیے بہتر تھا۔ جب وہ شخص قریب آیا تو معلوم ہوا کہ وہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطابؓ ہیں۔ آپؓ نے فرمایا صدقے کے اونٹوں میں سے یہ دو اونٹ پیچھے رہ گئے تھے مجھے ڈر ہوا کہ یہ دونوں کھو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے ان کے بارے میں پوچھے گا۔

حضرت عثمان نے کہا جو چاہتا ہے کہ وہ القوی الامین یعنی قوی اور امانت دار کو دیکھے تو اس شخص کو دیکھ لے۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ کہ عمر بن نافع نے ابو بکر عیسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے میں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم کے ساتھ صدقے کے وقت آیا۔ حضرت عثمانؓ سائے میں بیٹھ گئے اور حضرت علیؓ ان کے پاس کھڑے ہو کر وہ باتیں ان سے کہتے جاتے جو حضرت عمرؓ کہتے تھے اور حضرت عمرؓ باوجود سخت گرمی کے دن ہونے کے دھوپ میں کھڑے تھے اور آپ کے پاس دو سیاہ چادریں تھیں ایک کی تہ بند باندھ لی تھی اور ایک سر پر ڈال لی تھی اور صدقے کے اونٹوں کا معائنہ کر رہے تھے اور اونٹ کے رنگ اور ان کی عمریں لکھتے تھے۔ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ کتاب اللہ میں تم نے حضرت شعیبؑ کی بیٹی کا یہ قول سنا ہے۔ اِنَّ خَيۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِىُّ الۡاَمِيۡنُ۔ یقینا جنہیں بھی تو نوکر رکھے ان میں بہترین وہی ثابت ہو گا جو مضبوط اور امانت دار ہو۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ وہی القوی الامین ہے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ بیت المال میں سے کچھ تقسیم کر رہے تھے کہ ان کی بیٹی آئی اور اس نے ایک درہم منہ میں ڈال لیا۔ حضرت عمرؓ نے انگلی منہ میں ڈال کر وہ درہم نکالا اور کہا اے لوگو! عمر اور اس کی آل کے لیے اتنا ہی حق

ہے جتنا عام مسلمانوں کا ہے۔اسی طرح ایک دفعہ حضرت ابو موسیٰؓ بیت المال میں جھاڑو دے رہے تھے کہ انہیں ایک درہم ملا۔ اتفاق سے وہیں حضرت عمرؓ کا ایک چھوٹا بچہ گزر رہا تھا، ابو موسیٰ نے وہ درہم اس بچے کو دے دیا۔ حضرت عمرؓ نے بچے کے ہاتھ میں درہم دیکھا تو بچے سے دریافت کیا اور پھر ابو موسیٰ سے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ ! کیا اہلِ مدینہ میں سے اہلِ عمرؓ کے گھر سے زیادہ حقیر تر تیرے نزدیک کوئی گھر نہیں تھا۔ تُو نے چاہا کہ امّتِ محمدیہ ﷺ سے کوئی باقی نہ رہے مگر وہ ہم سے اس ظلم کا مطالبہ کرے۔

رفاہِ عام کے کاموں میں حضرت عمرؓ نے فراہمیٔ آب کے لیے نہریں کھدوائیں۔ 18ھ ہجری میں قحط پڑا تو حضرت عمرؓ کے ارشاد پر حضرت عمرو بن عاصؓ نے فسطاط سے بحیرہ قلزم تک نہر تیار کروائی جس کے ذریعے بحری جہاز مدینے کی بندرگاہ جدّہ تک پہنچ جاتے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے عوام کی سہولت کے لیے مساجد، عدالتیں، فوجی چھاؤنیاں، بیرکس، سڑکیں، پُل، مہمان سرائے اور چوکیاں بھی تعمیر کروائیں۔ متعدد نئے شہر مثلاً فسطاط، بصرہ، کوفہ وغیرہ آباد کیے گئے۔ آپؓ نے فوج کی ترتیب اور تنظیم سازی کی۔ حسبِ مراتب فوجیوں کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔ آپؓ کو فوج کی تربیت کا بہت خیال تھا چنانچہ آپؓ کا تاکیدی حکم تھا کہ ممالکِ مفتوحہ میں کوئی شخص زراعت یا تجارت کا شغل اختیار نہ کرے۔ آج کل مسلمان ملکوں میں فوجی تجارتوں میں مصروف ہیں بلکہ ایک ملک کے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ کمیشن لیتے ہی افسر یہ دیکھتا ہے کہ کہاں پلاٹ الاٹ کرایا جائے۔ اس طرح ان کی سپاہیانہ صلاحیتیں کم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں سرد اور گرم ممالک پر حملہ آور ہوتے ہوئے موسم کا خیال رکھا جاتا۔ سپاہیوں کو جفاکش اور سامانِ حرب سے لیس کیا جاتا۔

اسلامی حکومت کے تحت غیر اقوام کے لوگ بھی بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے صیغۂ جنگ کو جو وسعت دی تھی اس کے لیے کسی قوم اور ملک کی تخصیص نہ تھی۔ والنٹیئر فوج میں ہزاروں مجوسی شامل تھے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں غیر اقوام کے افراد کو جنگی افسر مقرر کیا جاتا تھا۔

حضرت عمرؓ نے اشیاء کی قیمتیں ناجائز طور پر گرانے پر سختی سے پابندی لگائی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اسلام نے بھاؤ بڑھانے اور اسی طرح دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے بھاؤ گرانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

حضرت عمرؓ نے تعلیم کے نظام کو نہایت ترقی دی۔ تمام ممالک میں مدرسے قائم کئے جن میں قرآن مجید حدیث فقہ کی تعلیم دی جاتی۔ کبار علماء صحابہ کو تعلیم و تربیت پر مامور کیا گیا اور پڑھانے والوں کی تنخواہیں بھی مقرر کیں۔

ہجری کیلنڈر وضع کیا جس کا آغاز رسول خدا ﷺ کی مدینہ ہجرت سے کیا گیا۔ یہ کیلنڈر کب شروع ہوا اس کے متعلق مختلف آراہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ 16ھ ہجری میں اس کا آغاز ہوا۔ کچھ کے نزدیک 17ھ ہجری یا 18ھ ہجری یا 21ھ ہجری میں اس کیلنڈر کا اجرا ہوا۔

اسلامی سکّوں کے متعلق عام مؤرخین کا خیال ہے کہ سب سے پہلے سکّہ عبدالملک بن مروان نے جاری کیا۔ لیکن مدینہ طیبہ کے بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اسلامی سکے حضرت عمرؓ کے دَور میں جاری ہوئے تھے۔ ان کے اوپر الحمدللہ بعض پر محمد رسول اللہ اور بعض پر لا الہ الا اللہ وحدہٗ کندہ تھا۔ ایک تحقیق کے مطابق سب سے پہلے اسلامی سکے دمشق میں 17ھ ہجری میں جاری ہوئے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں جو نئی باتیں ایجاد کیں انہیں مؤرخین 'اوّلیات' کہتے ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب 'الفاروق' میں چوالیس کے لگ بھگ 'اوّلیات' درج کرکے لکھا ہے کہ اس کے سوا اور بھی عمرؓ کی اوّلیات ہیں جن کو ہم طوالت کے خوف سے قلم انداز کرتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ مکرم سورِپتو ہادی سِسؤویو (SURIPTO HADI SISWOYO) صاحب آف انڈونیشیا: مکرم چودھری بشیر احمد بھٹی صاحب ابن اللہ داد صاحب بھوڑو ضلع ننکانہ صاحب: مکرم حمید اللہ خادم ملی صاحب ابن چودھری اللہ رکھا ملی صاحب دارالنصر غربی ربوہ: مکرم محمد علی خان صاحب پشاور: مکرم صاحبزادہ مہدی لطیف صاحب آف میری لینڈ امریکہ جو مرحوم حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے پوتے تھے اور عزیزم فیضان احمد سمیر ابن شہزاد اکبر صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ: حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔